رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

الفضل

یوم :- جمعۃ المبارک

شرح چندہ

سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲ ½ روپے

قیمت

فی پرچہ :- ۱؍

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ خدام آج چھ بجے شام بخیر و عافیت سفر سے واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ

حضور کی طبیعت قدرے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جلد ۲ | ۱۶ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۵ جمادی الثانی ۱۳۶۷ ھ | ۱۶ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۴

پاکستان کی رائے عامہ برطانیہ کے موجودہ رویہ کو پسند نہیں کرتی

"برطانیہ پاکستان کی نسبت ہندوستان کی رائے کو زیادہ وزن دے رہا ہے"!

پاکستانی وفد کے راہنما سر محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

نیویارک ۱۵ اپریل۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے ایک بیان میں اس امر پر زور دیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب اختلافی امور کے متعلق جلد سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے تاکہ دونوں ملک اقتصادی معاملات میں مل جل کر کام کر سکیں۔ آپ نے کہا اختلافی معاملات میں کشمیر اور ہندوستان میں مسلمانوں کو ختم کرنے کی مہم کا سوال بھی شامل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس ہے کہ ابھی تک ہندوستان نے ملک کی تقسیم کو صدق دلی سے تسلیم نہیں کیا۔ ورنہ موجودہ اختلافات پیدا نہ ہوتے۔

پاکستان برطانوی دولتِ مشترکہ کا ممبر رہے گا یا نہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ اِس سوال کا قطعی فیصلہ تو پاکستان کی مجلس دستور ساز ہی کر سکتی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں یہ امر بھی پاکستان کے پیشِ نظر رہے گا کہ کامن ویلتھ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ملک کی تقسیم سے قبل پاکستان کی رائے عامہ کامن ویلتھ کا ممبر رہنے کے حق میں تھی۔ لیکن اب یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ ہندوستان کی رائے کو زیادہ وزن دیتا ہے۔ اور یہ خدشہ ہے کہ کسی نازک موقعہ پر برطانیہ پاکستان کے بالمقابل ہندوستان کی طرف نہ جھک جائے۔ پاکستان زیادہ عرصہ تک اس صورتِ حالات کو گوارا نہیں کر سکتا۔

محترمہ ممتاز شاہنواز ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئیں

لنڈن ۱۵ اپریل۔ امریکہ سے آنے والا ایک ہوائی جہاز آج گر کر پاش پاش ہو گیا۔ جہاز میں سفر کرنے والے تیس مسافروں میں سے صرف ایک بچ سکا۔ ہلاک ہونے والوں میں محترمہ بیگم شاہنواز کی صاحبزادی ممتاز شاہنواز بھی شامل ہیں۔ ہمیں اس صدمہ میں محترمہ بیگم شاہنواز سے دلی ہمدردی ہے۔

اس سال مغربی پنجاب میں دس فیصدی زیادہ اناج پیدا ہوگا

لاہور ۱۵ اپریل پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ قبائلیوں کے لئے ایک ہزار ٹن اناج بھیجدیا گیا ہے جو امید ہے کہ ۱۹ اپریل کو وہاں پہنچ جائیگا صوبہ سرحد کو جس قدر اناج بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تھا وہ وہاں بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ماہ تک وہاں اناج کی کمی دور ہو جائے گی۔

آپ نے کہا مغربی پنجاب میں گذشتہ سال سے دس فیصدی زیادہ اناج پیدا ہوگا جو امید ہے کہ صوبے کی ضروریات سے زیادہ ہوگا۔ جو کاشتکار پہلے اپنا اناج منڈیوں میں لائیں گے انہیں انعام دیا جائے گا۔

آپ نے کنٹرول کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ سرِدست اناج پر سے کنٹرول ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ہندوستانی وفد لیک سکیس سے پھر واپس آ رہا ہے

لیک سکیس ۱۵ اپریل سیکیورٹی کونسل کے صدر نے مسئلہ کشمیر کے متعلق ایک قرارداد تیار کر لی ہے جو ہفتہ کے روز کونسل کے سامنے پیش کیجائیگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی وفد اس سلسلہ میں مشورہ کیلئے جلد ہی ہندوستان آ رہا ہے۔

قائدِ اعظم کے ارشادات

"پاکستان میں رہتے ہوئے جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان پھر ہندوستان کے ساتھ مل جائے وہ موہوم خوابوں کی دنیا میں بستے ہیں۔ وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔"

پاکستان کی حکومت پاکستان کے دشمنوں کو اِن دشمنوں کے پانچویں کالم والوں کو اور کمیونسٹوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔

پاکستان مسلمانوں کی دس سال کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اب اسے دشمنوں کے مکروہ منصوبوں سے بچانا مسلمانوں کا کام ہے۔ اس مقصد کے لئے مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔"

تقریر ڈھاکہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کیا امام کی اتباع زیادہ ضروری ہے یا کہ نمازوں کی ترتیب؟

(از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ لنڈن)

الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب زاد اللہ مجدہ نے مذکورہ بالا سوال کا جواب دیتے ہوئے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ نمازوں کی ترتیب کو قائم رکھنے کی بجائے امام کی اتباع ضروری ہے۔ بصورت مسئلہ یہ ہے۔ کہ جمع صلوتین کے موقعہ پر ایک نماز ہوچکی ہو اور دوسری نماز ہو رہی ہو یا ظہر کی نماز ہوچکی ہو اور عصر کی ہو رہی ہو اور اس وقت جو نمازی آئے۔ آسے امام کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیئے۔ اور ظہر کی نماز عصر کی نماز کے بعد پڑھنی چاہیئے یا نمازوں کی ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے پہلے اپنے طور پر ظہر کی نماز ادا کرنی چاہیئے اور پھر جماعت میں شامل ہونا چاہیئے۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فتویٰ کا بھی ذکر کیا ہے جسکی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بھی تصدیق کی ہے۔ لیکن جماعت کا تقاضا زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔ کہ اگر معلوم ہو جائے کہ جمع صلوتین کے وقت نماز ظہر یا نماز مغرب ہوچکی ہے تو بعد میں شامل ہونیوالا نماز ظہر اور نماز مغرب ادا کرتا ہے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔

نمازوں کی ترتیب

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کی ترتیب کا خاص طور پر لحاظ رکھتے تھے۔ اور جب فوت شدہ نمازیں اکٹھی ادا کرتے تو ترتیب کے ساتھ ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا "یقضی الفوائت مرتبة" کہ آپ فوت شدہ نمازیں ترتیب سے ادا کیا کرتے تھے۔ "وصلی مرة صلاة المغرب ونسی العصر" اور ایک دفعہ آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز ادا کرنا بھول گئے۔ تو آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہے انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تو آپ نے مؤذن کو اذان کہنے کا ارشاد فرمایا۔ جس نے اذان دی اور پھر اقامت کہی فصلی العصر ونقض الاولیٰ ثم صلی المغرب تو آپ نے نماز عصر ادا کی۔ اور پہلی نماز مغرب توڑ دی۔ اور دوبارہ نماز مغرب ادا کی۔ اور یوم خندق میں بھی آپ نے چار نمازیں ترتیب کے ساتھ ادا کیں۔

لیکن حضرت انس سے ہی دوسری روایت یہ بھی آئی ہے کہ آنحضرت صلعم نے غزوہ احزاب میں مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کی نماز پڑھی ولم ینقض الاولیٰ لیکن نماز مغرب کا اعادہ نہیں کیا۔

پہلی روایت کے بنا پر حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے من نسی صلاة فلم یذکرھا الا وھو مع الامام فلیتم مع الامام فاذا سلم الامام فلیصل الصلاة التی نسی ثم لیصل الاخری بعدھا لا صلی اللہ علیہ وسلم لنقض الاولیٰ لیوم الاحزاب" یعنی اگر کوئی شخص ایک نماز بھول جائے۔ اور اسے اس وقت یاد آئے جبکہ وہ امام کے ساتھ دوسری نماز پڑھ رہا ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ نماز امام کے ساتھ پوری کرے جب امام سلام پھیرے تو اسے چاہیئے۔ کہ پہلے وہ نماز پڑھے جو بھول گیا تھا اور پھر دوسری نماز پڑھے جو اس نے امام کے ساتھ ادا کی تھی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں پہلی نماز کو ترتیب قائم رکھنے کی خاطر دوبارہ ادا کیا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ کی یہ پیشکردہ صورت گو زیر بحث صورت سے مختلف ضرور ہے۔ لیکن نمازوں کی ترتیب سے ادائیگی پر روشنی ڈالتی ہے۔ برخلاف اس کے پہلی روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر بوجہ نسیان نمازوں کی ترتیب میں فرق آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً مغرب کی نماز پڑھ لینے کے بعد کسی کو یاد آئے۔ کہ اس نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد مغرب کی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ گویا نسیان کی وجہ سے نمازوں کی ترتیب میں فرق آجائے۔ تو کوئی حرج نہیں

رکعتوں کی ترتیب میں تبدیلی

جیسے کہ مختلف نمازوں کو ترتیب سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ویسے ہی ایک نماز کی رکعتوں کو ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے۔ خصوصاً فرضوں کی نماز کو جس میں پہلی دو رکعتوں سے قرأت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں اور روایات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رکعتوں کی ترتیب بھی ضروری خیال کی جاتی تھی۔ چنانچہ عمرو بن شرید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب کوئی شخص مسجد میں آتا وقد فاتتہ من الصلاة شیئ اور نماز کا کچھ حصہ لوگ پڑھ چکے ہوتے تو وہ لوگوں سے اشارۃً دریافت کرتا۔ وہ نماز کا کتنا حصہ ادا کر چکے ہیں۔ تو وہ نمازی اسے جواب دیتے۔ وحدة او اثنتین کہ ایک یا دو رکعتیں ہوچکی ہیں تو وہ پہلے فوت شدہ رکعتوں کو پڑھتا۔ ثم یدخل فی الصلوٰة یعنی الجماعة پھر وہ نماز میں جماعت کیساتھ شامل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ ایک روز معاذ بن جبلؓ تشریف لائے تو انہیں بھی اشارہ بتایا گیا۔ لیکن وہ ان کے بتانے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے امام کے ساتھ شامل ہوگئے۔ تو انہوں نے اس واقعہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ "سن لکم معاذ" کہ معاذ نے صحیح طریقہ تمہارے لئے قائم کر دیا ہے یعنی فوت شدہ رکعتوں کے پہلے ادا کرنے کی بجائے امام کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیئے۔ اور فوت شدہ رکعتیں بعد میں ادا کرنی چاہئیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ "فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا وفی روایة اقضوا"۔ یعنی جو حصہ نماز کا تمہیں امام کے ساتھ ملجائے۔ وہ پڑھ لو۔ اور جو تم سے چھوٹ گیا ہو۔ اس کو بعد میں پورا کر لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام کی متابعت میں نماز کی رکعتوں کی ترتیب کو توڑا جا سکتا ہے۔

نمازوں کی ترتیب میں تبدیلی

بعینہ اسی طرح جمع صلوتین کے وقت جبکہ امام عصر یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہو تو اسوقت جو نمازی آئے اُسے چاہیئے۔ کہ وہ علیحدہ ظہر اور مغرب کی نماز پڑھنے کی بجائے جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اور عصر اور عشاء کی نماز پہلے ادا کر لے۔ اس بارہ میں جو مجھے صحابہؓ کا طریق عمل معلوم ہو سکا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے:۔ "لا بأس بصلاة الظھر خلف العصر ثم یقول انما الاعمال بالنیات"۔ یعنی اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو۔ تو وہ شخص جس نے ابھی ظہر کی نماز نہیں پڑھی۔ اسکے پیچھے نماز پڑھ لے۔ اور وہ اس کی ظہر کی نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔

۲۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا طریق عمل یہ تھا۔ اذا دخل احدھم المسجد وعلیہ الظھر والناس فی صلاة العصر فمنھم من یصلی الظھر خلف الامام ثم یصلی العصر و منھم من یصلی معہ العصر ثم یصلی الظھر ومنھم من یجعلھا للمسجد ثم یصلی الظھر والعصر و کان لا یعیب بعضھم علیٰ بعض فی ذالک وکان عطاءؒ یقول اذا کان علیک الظھر و ادرکت العصر فاجعل الذی ادرکت مع الامام الظھر" (کشف الغمہ) یعنی جب صحابہ میں سے کوئی مسجد میں آتا اور اس نے ظہر کی نماز ادا نہ کی ہوتی۔ اور لوگ عصر کی نماز میں ہوتے۔ تو ان میں سے بعض اس نماز کو جو امام کے پیچھے ادا کرتے ظہر کی نماز سمجھتے اور عصر بعد میں ادا کرتے۔ اور بعض صحابہؓ اسے امام کی نماز کی طرح عصر کی نماز قرار دیتے اور ظہر بعد میں ادا کرتے۔ اور بعض ان میں سے اُسے تحیة المسجد کے طور پر سمجھتے۔ پھر ظہر اور عصر بالترتیب ادا کرتے۔ اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر اس وجہ سے اعتراض نہ کرتا کہ فلاں نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اور عطاءؒ کہتے تھے کہ جب تجھے ظہر کی نماز ادا کرنا ہو۔ اور تو عصر کی جماعت کو پائے تو جو تو عصر کی نماز امام کے ساتھ پڑھے اسے ظہر سمجھ لے۔

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ کہ گو صحابہؓ نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے۔ کہ وہ شخص جو جس نے ابھی ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو وہ جو نماز امام کے ساتھ ادا کریگا۔ وہ اسکی عصر کی نماز ہوگی یا ظہر کی یا دونوں ہی اسے پھر ترتیب سے ادا کرنا ہوں گی۔ لیکن برخلاف اس کے سب صحابہؓ اس امر پر متفق ہیں۔ کہ جب عصر کی جماعت ہو رہی ہو تو آنے والے نمازی کیلئے جس نے ابھی ظہر ادا کرنی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ جماعت میں شامل ہو جائے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرے۔ اور یہ سوال کہ اسکی وہ نماز کونسی نماز ہوگی؟ اسکے متعلق میرے نزدیک ان صحابہؓ کا مذہب ہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے جنہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ عصر کی نماز ہی ہوگی۔ اور اُسے ظہر کی نماز بعد میں ادا کرنا ہوگی۔ اور حدیث انما جعل الامام لیؤتم بہ کا بھی یہی منشاء ہے کہ امام کی ہر رنگ میں اقتداء کی جائے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ امام اور مقتدی کی نیت بھی ایک ہی ہو۔ اسلئے عصر کی جماعت میں شامل ہونے والے کی نماز بھی عصر کی ہی ہوگی اور اسکی نیت امام کی نیت ہی تسلیم ہوگی۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا بھی اس بارہ میں یہی فتویٰ ہے۔

پس جیسے ایک نماز کی رکعات کی ترتیب امام کی متابعت کی خاطر توڑ دیجاتی ہے۔ اسی طرح بوقتِ ضرورت امام کی متابعت اور نماز با جماعت کے ثواب سے مستفید ہونے کی خاطر نمازوں کی ترتیب توڑی جا سکتی ہے۔ اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۶ اپریل ۱۹۴۸ء

زلزلہ

موجودہ معاشرہ میں اموال اور اشیاء کی غیر متوازن تقسیم نے قوموں کے اندر طبقاتی جنگ وجدل کی راہ کھول دی ہے۔ سرمایہ داری نظام کی سب سے بڑی برائی یہ ہے۔ کہ جہاں ایک خوش نصیب طبقہ کو تو دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ تو دوسری طرف دوسرے طبقہ کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ جہاں ایک فیکٹری کا مالک ہر وقت ہوا پر سوار رہتا ہے۔ تو دوسری طرف ہزاروں مزدور اور کام کرنے والے دن بھر کی محنت سے اتنا بھی نہیں کما سکتے۔ کہ اپنے بال بچوں کو دو وقت کی روٹی بہم پہنچا سکیں۔ جو بُرائیاں پیدا ہوگئیں ہیں۔ ان کی وجہ صرف یہ فرق ہی نہیں ہے۔ بلکہ سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مالک اور کارکن کے درمیان تعلقات ہمدردانہ نہیں رہے آقا پہلے بھی ہوتے تھے۔ اور غریب نوکر چاکر بھی۔ لیکن چونکہ پہلے تعلقات کے نظریات جدا تھے۔ غریب سے غریب نوکر بھی آقا کا وفادار ہوتا تھا۔ کیونکہ آقا کو بھی اپنے غریب نوکروں کے ساتھ دلی ہمدردی ہوتی تھی۔ وہ ان کی تکالیف اور مصائب میں حصہ لیتا تھا۔ اور ان کی ڈھارس بندھائے رکھتا تھا۔ لیکن اب چونکہ معاشرہ کی تمام قدریں ہی بدل گئی ہیں۔ اور نفسا نفسی کا دور دورہ ہوگیا ہے آقا تو مال مست ہے۔ لیکن غریب اب کھال مست رہنے پر مطمئن نہیں ہے۔

دنیا میں عیش و آرام کے سامان اتنے ایجاد ہوگئے ہیں۔ کہ آقا اور ملازم کی زندگی میں زمین و آسمان کا تفاوت ہوگیا ہے۔ پہلے جب زندگی کے سامان تھوڑے ہوتے تھے۔ تو آقا اور ملازم کی طرز زندگی میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا تھا۔ فرق تھے مگر بہت کم تھے۔ اور پھر مذہبی رجحانات کی وجہ سے نہ تو آقا دون کی لیتا تھا۔ اور نہ ملازم کوئی وجہ عناد پاتا تھا۔ لیکن اب آقا کو دیکھو تو وہ ہوا و ہوس کے طیاروں پر اڑا جا رہا ہے۔ اور ملازم بیچارا ان پر سینگنے کی بھی توفیق نہیں رکھتا۔

سرمایہ داروں نے اپنی ایک الگ دنیا بنا رکھی ہے۔ وہ گویا اس زمین کی دوسری منزل میں بستے ہیں۔ جہاں غربا اور درمیانہ درجہ کے لوگوں کو بار نہیں۔

محال تھا کہ اس غیر فطری تفاوت کے وہ نتائج نہ پیدا ہوتے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ سب سے خطرناک تحریک جو معرض وجود میں آئی کمیونزم کی تحریک ہے۔ یہ تحریک روس میں پیدا ہوئی۔ اور یہ قدرتی بات تھی۔ کیونکہ سرمایہ داری کی سب سے بڑی اور ناقابل برداشت صورت زاریت کے وجود میں پائی جاتی تھی۔ اگرچہ عوامی تحریک بالشوزم سے بہت پہلے یورپین ممالک میں سر نکال چکی تھی۔ لیکن خالص بھوک اور خالص عیاشی کا سب سے بڑا تصادم جو انسان کی تاریخ میں آج تک رونما ہوا ہے۔ وہ سرزمین روس میں ہی ہوا ہے۔ وہاں یہ تحریک مذہبی سطح پر پہونچ گئی ہے۔ اور اب دوسرے ممالک میں بھی اپنے پنجے گاڑتی چلی جاتی ہے۔ اب دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں۔ جہاں ہم کمیونزم کے خیالات فضا میں لہراتے ہوئے نہیں دیکھ رہے۔ سرمایہ داری نظام کھوکھلا ہو چکا ہے۔ چونکہ اس نظام کے کرتا دھرتا وہی لوگ ہیں۔ جن کی جیبیں سیم و زر سے چھلک رہی ہیں۔ اس لئے انہوں نے دنیا کی تمام قوت اپنے قبضہ میں کر رکھی ہے۔ اور محض اس مادی قوت کے بل پر اس کو لئے چلے جاتے ہیں۔ لیکن صرف مادی قوت کہاں تک ان کا ساتھ دے گی۔ اس کا اندازہ روسی انقلاب سے ہو سکتا ہے۔ زاریت کی تباہی ہمارے سامنے زندہ مثال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری نظام کی بنیاد جن اصولوں پر ہے۔ وہ بذات خود قدرتی ہے۔ جب تک ایک فرد کی قوتیں دوسرے فرد کی قوتوں سے مختلف ہیں۔ افراد کے اندوختوں میں اختلاف لابدی ہے۔ یہ ایک فطری اختلاف ہے جو کبھی مٹایا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ اس اختلاف کو موجودہ بے خدا معاشرہ نے اتنا تلخ بنا دیا ہے۔ کہ خالی پیٹ اس کے مقابلہ میں انقلاب کا ایک بھوت بنکر آ کھڑا ہوا ہے۔ اور اس تعمیر اختلاف کی تمام بنیادیں اکھاڑ دینے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اگرچہ یہ تو کبھی ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک بات صاف نظر آ رہی ہے کہ تمام دنیا ایک خوفناک زلزلہ کی زد میں آ چکی ہے جس سے یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کہ کہیں کرۂ ارضی کی بنیاد ہی نہ اکھڑ جائے۔

بے شک اس وقت بھی زیادہ مادی قوت سرمایہ داری کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن کمیونزم جو کل تھا وہ آج نہیں ہے۔ اب اس نے ایک قد آور صورت اختیار کر لی ہے۔ اور اپنے لئے مضبوط قلعہ تعمیر کر لیا ہے۔ جہاں سے نکل نکل کر وہ آسانی سے چاروں طرف حملہ کر سکتا ہے۔ اور کر رہا ہے۔ اس کے ہتھیار غیر مرئی ہیں۔ سرمایہ داروں کے پاس بے شک ایٹم بم۔ بیماریوں کے جرثومے اور دیگر خطرناک ہتھیار زیادہ ہیں۔ لیکن کمیونزم کے پاس ایک ہتھیار ایسا ہے۔ کہ جو اس کے دشمنوں کی صف میں بھی انتشار پیدا کر سکتا ہے۔ اور کر رہا ہے۔ اور وہ ہے عوام کا خالی پیٹ۔ اس کے مقابلہ میں سرمایہ داری کے پاس کوئی کارگر ہتھیار نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کمیونزم مذہب و اخلاق سے مبرا ہے۔ تو سرمایہ داری بھی مبرا ہے۔ اگر وہ اس ہتھیار سے مبرا نہ ہوتی۔ تو موجودہ صورت حالات پیدا ہی نہ ہوتی۔ کمیونزم کا بھوت اپنی موت آپ ہی مر جاتا۔ کمیونزم کو اپنے حریف پر یہ فوقیت ہے۔ کہ سرمایہ داری کے اندر خود ایسا آتشگیر مادہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ کہ جس کو وہ آسانی سے شعلوں میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اور اسکو اپنی آگ میں جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔ سرمایہ داری کے پاس اس کا کیا دفاع ہے؟ یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے دفاع کے لئے کوئی بڑی سے بڑی مادی قوت بھی کام نہیں آ سکتی۔ ایٹم بم بلکہ اس سے بھی بڑے تباہی کے ہتھیار کا دفاع سائنسی تحقیقات ایجاد کر سکتی ہے۔ لیکن اس "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" کے ہتھیار کا جواب تو شاید موجودہ حالات میں کوئی نظر نہیں آتا۔ سوائے ایک کے اور وہ یہ ہے کہ موجودہ سرمایہ داری کا بے خدا نظام اسلام کے باخدا نظام میں تبدیل ہو جائے۔ جب تک ہماری دنیا میں سادہ اور پاک زندگی کا وہ تصور نہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے پیدا ہوتا ہے اس وقت تک اس عظیم زلزلے کا خطرہ لگا رہیگا۔ جس سے کرہ ارضی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اب زلزلہ کو روکنا انسان کے اختیار میں ہے لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ مادی دنیا میں زلزلہ پہلے آتا ہے یا ضمیر کی دنیا میں۔ اسی ایک لمحہ پر کرہ ارضی کی قسمت لٹک رہی ہے۔

ہڑتال

ریلوے کے ملازمین نے ہڑتال کرنے کے ارادے کا غیر مبہم طور پر اظہار کر دیا ہے۔ ہم اصولاً ہڑتالوں کے خلاف ہیں۔ اسلام مطالبات منوانے کے لئے اس قسم کے جبری طریقوں کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ایسے طریقوں سے ان لوگوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ جو برسر اقتدار ہوتے ہیں۔ اور جو ان کے مطالبات کو نہیں مانتے۔ بلکہ عوام کو جن کا معاملہ میں براہ راست کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ بلا وجہ نقصان پہنچتا ہے۔ نیز اسلام فساد کے طریقوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ہڑتالوں سے فساد پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ملک میں ایک بدامنی کی رو چل نکلتی ہے۔ جس سے ملک و قوم کا مجموعی نقصان ہوتا ہے۔

اس کے یہ معنے نہیں کہ جن لوگوں کی حق تلفی ہو رہی ہو۔ ان کے مطالبات کی پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ان کو اپنے مطالبات کسی دوسرے مؤثر طریقہ سے پیش کرنے کا حق نہیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے ریلوے والوں کے مطالبات میں کسی حد تک صداقت ضرور ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان کے مطالبات کو بے پرواہی سے ٹھکرا نہ دے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ جب مطالبات دھمکی کے ساتھ پیش کیے جائیں۔ تو صاحب اقتدار فریق کے غرور کو ٹھوکر سی لگتی ہے۔ لیکن ہمیں چاہیئے کہ ایسے جذبات کو ان اہم معاملات میں عدل و انصاف کے راستہ میں حائل نہ ہونے دیں۔ افسران بالا کو جن کے اختیار میں ان مطالبات پر غور کرنا ہے چاہیئے کہ وہ تحمل سے شکایات کو سنیں اور کوئی ایسے سمجھوتے کی راہ سوچیں جس سے معاملہ بخیر و خوبی طے ہو جائے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دوسرا فریق غصے سے اندھا ہو کر ایسے فعل کا مرتکب ہو۔ جو نہ تو اس وقت ملک کے حالات کے لئے سازگار ہے۔ اور نہ عند الاسلام مستحسن ہے

ہم آخر میں پھر عرض کرتے ہیں کہ ہڑتال مطالبات کے منانے کا ایک نہایت غیر اسلامی طریقہ ہے۔ اور پاکستان کے رہنے والوں کو اسے کبھی استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ضد سے ضد اور بھی بڑھتی ہے۔ اور اگر کوئی اور صورت نہ نکل آئے۔ تو جانبین کے لئے سخت مصیبت کا باعث بنتی ہے۔ اور ملک و قوم کی تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

مرتبہ :- عبدالحمید صاحب آصف

جمعہ کا دن حضور نے کافی مصروفیات میں گزارا۔ سرحد کی جماعت کے عہدہ دار حضور کے ارشاد کے مطابق جمع ہوئے۔ حضور نے ان کے متعلق رپورٹ لی۔ اور اس کے بعد تبلیغ کے متعلق ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں کئی سال سے جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ کہ عہدہ داران اپنے نائب پیدا کریں۔ اور ان پر کام کی ذمہ واری ڈالیں۔ مگر اس طرف توجہ نہ کی جاتی تھی۔ آخر میں نے زور دیا۔ اور ناظران کے نائب مقرر کئے۔ اور ان پر کام کی ذمہ واری ڈالی۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ وہ میرے سامنے اپنے کام کی رپورٹ پیش کیا کریں۔ چنانچہ اس طریق سے کام پہلے سے بہت اچھا ہو رہا ہے۔ حضور نے مثال کے طور پر نائب ناظر بیت المال کے کام کو پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ انہوں نے جتنا کام قادیان کا رکا پڑا تھا۔ وہ دو ماہ لگاتار کام کر کے نکالا۔ بجٹ تیار کیا۔ اور آمدنی پر کنٹرول کیا۔ نوجوانوں میں کام کا زیادہ جوش ہوتا ہے۔ انہیں آگے آنے دینا چاہیئے۔ اور ان پر ذمہ واری ڈالنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے الگ الگ حلقے مقرر کئے جائیں۔ مثلاً ایک ایسی انجمن ہو۔ جو علما کے طبقہ کو تبلیغ کرے۔ ایک ایسی انجمن ہو جو کالج کے طلبار کو تبلیغ کرے۔ ایک ایسی انجمن ہو۔ جو وکلاء اور بیرسٹروں کو تبلیغ کرے۔ اس طرح ہر طبقہ کے لوگوں کو تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد دیہاتوں میں تبلیغ کرنے کے متعلق حضور نے فرمایا کہ دیہاتوں کے جو احمدی نوجوان جو پڑھ لکھ سکتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ ان کو ہم تعلیم دیں گے۔ اور وہ پھر آکر اپنے علاقہ میں تبلیغ کریں۔ حضور کی یہ مجلس ایک بجے ختم ہوئی۔

حضور نے جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ یہاں کی جماعت نے ایسے مواقع بہم پہنچائے۔ کہ مجھے اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقعہ ملا۔ دو لیکچر ہوئے جن میں علمی طبقہ کو اور عوام کو میں مخاطب کر سکا۔ اسی طرح یہاں کے دوستوں نے دعوتیں کیں۔ اور ان دعوتوں میں فوجی اور سویلین آفیسر بیرسٹر اور وکلا تھے۔ اور انہوں نے مجھ سے سوالات کئے۔

میں نے ان کے جوابات دیئے۔ اس طرح یہاں نمازوں میں احمدی دوست آتے رہے۔ اور ان کو مجھ سے ملنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اسی طرح پشاور کے علمی طبقہ اور عوام اور احمدیوں کے سامنے میں اچھی طرح اپنے خیالات پیش کر سکا۔ اسی طرح غیر احمدی دوست مجھے ملنے آتے رہے۔ آپس میں ملتے رہنے سے ایک دوسرے کے متعلق صحیح واقفیت ہو جاتی ہے۔ اور نا واجب اختلاف مٹ جاتا ہے۔ حضور نے اس طرف بھی جماعت صوبہ سرحد کو متوجہ کیا۔ کہ آئندہ صوبہ سرحد کو اہمیت حاصل ہونے والی ہے۔ اس لئے پشاور میں اگر کوئی بنا بنایا مکان مل جائے۔ تو وہ خرید لیا جائے۔ یا زمین خرید کر پشاور کے مرکز کو مضبوط کیا جائے۔ اور تبلیغ کر کے اس علاقہ میں جماعت کو بڑھا دیا جائے۔ مگر کئی سالوں سے اس جماعت میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ مسلمان کو دنیوی اسباب سے ترقی نہیں مل سکتی۔ اسکو صرف اور صرف قرآن کریم کے طفیل ترقی ملے گی۔ اس لئے قرآن پڑھو۔ دوسروں کو پڑھاؤ۔ خدا تعالےٰ پر توکل کرو۔ وہ تمہیں خود علم سکھائے گا۔

اس کے بعد حضور نے اپنی زندگی کے واقعات کو پیش کیا۔ کہ کس طرح حضور بچپن سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور کس طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو قرآنی علوم عطا کئے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میں کئی مدت سے یہ دعا مانگا کرتا تھا کہ اے اللہ تو مجھے کوئی ایسا علاقہ دے۔ جہاں ہم قرآنی تعلیم کے مطابق عمل کر سکیں۔ اور جہاں اسلامی تہذیب کو رائج کر سکیں۔ خدا تعالےٰ نے میری ان دعاؤں کے نتیجہ میں پاکستان کا علاقہ ہمیں عطا کر دیا۔ اب ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ عزم وہ یہ عہد وہ یہ ارادہ کرے۔ کہ وہ خود مر جائے گا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو آپ کی تعلیم کو زندہ کر کے چھوڑے گا۔ اب ہماری زندگیاں ہمارے لئے نہ ہوں۔ صرف اور صرف اسلام کے قیام اور اس کی اشاعت کے لئے ہوں۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضور نے عورتوں میں تقریر فرمائی۔

عصر کی نماز حضور نے مسجد احمدیہ پشاور میں ادا کی۔ اور نماز کے بعد مرزا عبدالرحیم صاحب ولد مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ کا نکاح سکینہ بی بی صاحبہ بنت مرزا غلام رسول صاحب سکنہ پشاور سے دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

عصر کی نماز کے بعد حضور خان عبدالحمید صاحب آف زیدہ کی دعوت پر دین ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ بعد نماز مغرب بنگال کے دو احمدی نوجوان کو جو ہوائی جہاز کے محکمہ میں ملازم ہیں معانقہ کا شرف بخشا۔ اور ان سے بات چیت کرتے رہے۔ اس طرح مختلف دوستوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

دوستوں نے حضور کی خدمت میں نوٹ بکیں پیش کیں۔ کہ حضور کوئی نصیحت لکھ دیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ انگریز تو چلا گیا ہے۔ اب پٹھانوں کو یہ شوق کہاں سے پیدا ہو گیا ہے۔ حضور نے ایک نوٹ بک پر لکھا۔ اتقوا اللہ دو پر لکھا اللہ تعالےٰ پر توکل کرو۔ ایک پر لکھا سنجیدگی اختیار کرو۔ ایک پر کلمہ طیبہ لکھا۔ اور ساتھ اپنے دستخط بھی حضور کرتے تھے۔ شہزادہ غلام احمد صاحب نئے احمدی ہیں۔ ان کے پاس انچارج بیعت کی منظوری کی اطلاع تھی۔ ان کی خواہش تھی۔ کہ اس پر حضور کے دستخط کرائیں۔ انہوں نے وہ چٹھی حضور کی خدمت میں دستخطوں کے لئے پیش کی۔ حضور نے فرمایا آپ کا مطالبہ معقول ہے اور حضور نے

قادیان خط لکھتے ہوئے پوسٹیج کی جدید شرح کا خیال رکھا جائے

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ پاکستان کے کئی دوست اپنے قادیان کے عزیزوں اور دوستوں کو خط لکھتے ہوئے پوسٹیج کی جدید شرح کا خیال نہیں رکھتے۔ اور سابقہ شرح کے مطابق ٹکٹ لگا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خطوط بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ اور قادیان کے درویشوں کو جرمانہ ادا کرکے زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ پس آئندہ دوستوں کو پوسٹیج کی جدید شرح کے مطابق ٹکٹ لگانے چاہئیں۔ جدید شرح پاکستان سے ہندوستان والے خطوط کی حسب ذیل ہے۔

(۱) پوسٹ کارڈ ۲ر
(۲) لفافہ عام وزن کا ۳ر
(۳) لفافہ زیادہ وزن کا مطابق زیادتی وزن ۱ر فی تولہ
(۴) پوسٹ کارڈ ہوائی جہاز ۳ر
(۵) لفافہ ہوائی جہاز عام وزن ۶ر

خاکسار :- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت (اپریل) کو ختم ہو رہا ہے

احباب کو معلوم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ انجمن کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے سال رواں کے چندوں کے ہر قسم کے بقائے اس تاریخ سے قبل ادا کر دیں گے۔ اور سیکرٹریان مال تمام رقوم معہ تفصیل مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (ناظر بیت المال)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل دو دوست جہاں کہیں بھی ہوں جلد اپنے پتہ جات سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ کیونکہ ان کی وصیت بوجہ ایک نقص کے ادھوری پڑی ہے۔ جس کی تکمیل ضروری ہے۔ باقی دوسرے موصی حضرات بھی جو مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ جلد اپنے پتہ جات سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں کیونکہ ان کی رقوم بغیر اندراج کے پڑی ہیں۔ اگر وہ اپنے پتہ جات سے مطلع نہ کریں گے۔ تو ان کی رقوم ویسی ہی پڑی رہیں گی۔ جس کے ذمہ وار وہ خود ہوں گے۔ دفتر بری الذمہ ہوگا۔ مذکورہ بالا دوست حسب ذیل ہیں۔

(۱) میاں رحیم بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب نابھہ سٹیٹ
(۲) علی بخش صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب نابھہ سٹیٹ

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

کہاں ہیں؟

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب منیر جو غالباً رسالپور میں تھے۔ (۲) عبدالحمید صاحب امجد سابق منیجر الیف سی ٹرن پرنٹنگ کمپنی رام نگر (۳) رفیق اختر صاحب جو دہلی میں ملازم تھے اپنے موجودہ پتوں سے مطلع کریں۔ اویس معرفت ایڈیٹر الفضل

دنیا کے کناروں تک

افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

از مکرم عبدالحق صاحب مولوی فاضل مبلغ کماسی گولڈ کوسٹ

مغربی افریقہ گولڈ کوسٹ کا مشن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے صف اول میں ہے۔ جماعتوں کی تعداد۔ سکولز۔ مساجد۔ آمد و خرچ۔ رفتار بیعت۔ غرضیکہ مشن سے متعلق ہر چیز نمایاں ہے۔ ہزاروں پونڈ سالانہ تبلیغ اور اسکولوں پر خرچ ہو رہے ہیں۔ عیسائی مشنز جو سو سال سے بھی زائد عرصہ سے قائم ہیں۔ ان کے مقابل ہمارے نوزائیدہ مشن نے بڑی ہمت کی ہے۔ اور ہر میدان میں انہیں شکست دی۔ چنانچہ عیسائیت سے ایک طبقہ خصوصیت سے نوجوان بیزاری اختیار کرتے ہوئے اسلام کی طرف آ رہا ہے۔ اور کچھ زہریلا اثر لینے کے بعد دہریت کی طرف بھی جا رہا ہے۔ کیونکہ اسلام سے نفرت ہو چکی ہے اور کہیں اس کی پیاس بجھتی نہیں۔ اس لئے مذہب ہی سے ہاتھ دھو لیتا ہے۔ اس کے لئے بھی ہماری کوشش جاری ہے اور کافی تعداد مقامی مبلغین کی نیز ہر احمدی قریباً اپنی جگہ تبلیغ کرتا ہے۔ اس لئے کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس دن اس ملک کا کوئی باشندہ اپنے آپ کو احمدیت کے نور سے منور نہ کرتا ہو۔ گولڈ کوسٹ مشن کی کالونی کی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ ماہ صلح ۱۳۲۷ھش ESSIAMA مقام پر جو سالٹ پانڈ ہمارے مرکز سے سترہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے منعقد ہوئی جس میں الحاج نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ بی۔ سے مغربی افریقہ۔ مولوی بشارت احمد صاحب نسیم مولوی فاضل امیر و انچارج گولڈ کوسٹ مشن اور خاکسار نے مع دیگر عہدیداروں کے شمولیت کی۔ جلسہ سے ایک روز پیشتر کی شام کو آٹھ بجے شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جس کی کارروائی رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ مکرم نسیم صاحب بوجہ ناسازی طبیعت صدارت کے فرائض انجام نہ دے سکتے تھے۔ اس لئے خاکسار کو اس خدمت کا موقعہ ملا۔ مگر جلسہ میں موجود رہ کر وہ خود نگرانی کرتے رہے۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے بھی شمولیت فرمائی اور مفید ہدایات سے نوازا۔ دعا اور تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔ جس کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ ایجنڈا میں بہت سے امور زیر بحث تھے جن پر باری باری سیر کن بحث کے بعد فیصلہ جات ہوتے رہے۔ مکرم انچارج صاحب نے باوجود ناسازی طبع بجٹ پیش ہونے پر نمائندگان کے سامنے مشن کی مالی حالت پیش کرتے ہوئے استدعا کی کہ وہ جلد سے جلد اس کو بہتر بنانے کی کوئی صورت پیدا کریں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تجاویز آپ نے ان کے سامنے رکھیں اول چندوں میں زیادتی کی جائے دوم جو زکوٰۃ دینے کے قابل ہیں اور ان کا مال نصاب کو پہنچتا ہے وہ ضرور زکوٰۃ ادا کریں۔ رئیس صاحبان نگرانی کریں۔ اور حالات کا پورا جائزہ لیں۔ سوم۔ خادم اسکیم کا جو مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے زمانہ میں جاری کی گئی تھی۔ دوبارہ اجراء ہو۔ نیز قادیان دارالامان کے دردناک حالات اختصار سے بیان کرتے ہوئے آپ نے احباب کو اس طرف توجہ دلائی کہ مصائب اور حوادثات کے زمانہ میں صبر سے کام لینا اور زیادہ چستی سے کام کرنا چاہیئے اس کے بعد شوریٰ کی کارروائی ختم ہوئی اور دعا کے بعد لوگ آرام کرنے کے لئے رخصت ہوئے۔

مورخہ ۱۵ ماہ صلح مذکورہ بالا مقام کی پر رونق وسیع احمدیہ مسجد میں سالانہ کانفرنس کی کارروائی صبح نو بجے دعا کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر مولوی بشارت احمد صاحب نسیم مولوی فاضل نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آپ نے احباب کے سامنے موجودہ مصائب کا نقشہ پیش کرتے ہوئے ان کو مزید قربانیاں کرنے کی تاکید کی اور بتایا کہ موجودہ مصائب جو جماعت پر آئی ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ابتدائے آفرینش سے روحانی جماعتوں پر یہ مصائب آتے رہے ہیں۔ اس کے بعد متعدد افریقن عہدیداروں نے پروگرام کے مختلف موضوعوں پر روشنی ڈالی۔ جماعت کی تنظیم۔ اطاعت و فرمانبرداری کی روح۔ تعاون باہمی تعلیم تربیت۔ تبلیغ اور قربانیوں کی جدوجہد کی ترغیب دلائی۔ نیز گذشتہ رات شوریٰ کے انعقاد اور فیصلہ جات سے احباب جماعت کو آگاہ کیا گیا۔ پہلا اجلاس ایک بجے ختم ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں گذشتہ سال کی تبلیغی۔ تربیتی مالی اور شوریٰ کے فیصلہ جات پر عمل ہونے کی جنرل رپورٹ کے علاوہ ہر سیکرٹری صاحب نے علیحدہ علیحدہ اپنے کام کی سالانہ رپورٹ پڑھی نیز نئے سال کا بجٹ پڑھ کر سنایا گیا۔

قارئین روزنامہ الفضل کی دلچسپی کے لئے یہاں بجٹ کی بڑی بڑی مدات درج کی جاتی ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکے گا کہ اللہ تعالےٰ کس طرح احمدیت کو جلد جلد ترقی دے رہا ہے اور جماعت کے اخراجات میں دن بدن اضافہ ہوتے چلے جانے کے باوجود اسے پورا کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔

آمد

بجٹ برائے یکم ہجرت ۱۳۲۷ھش مطابق مئی ۴۸ء تا شہادت ۱۳۲۸ھش مطابق اپریل ۴۹ء احمدیہ مشن و جماعت ہائے (احمدیہ) گولڈ کوسٹ۔

مد	پونڈ	شلنگ	پنس
چندہ عام	۹۵۰	۰	۰
زکوٰۃ	۱۰۰	۰	۰
فطرانہ عید فنڈ	۵۰۰	۰	۰
گرانٹ برائے اسکولز گورنمنٹ کی طرف سے	۱۲۶۸	۲	۷
گرانٹ برائے اسکولز چیفڈموں کی طرف سے	۵۰۰	۰	۰
سکول فیس	۶۰۰	۰	۰
متفرق	۷۰	۰	۰
میزان	۳۹۸۸	۲	۷

اخراجات

بجٹ برائے یکم ہجرت ۱۳۲۷ھش مطابق مئی ۴۸ء تا شہادت ۱۳۲۸ھش مطابق اپریل ۴۹ء احمدیہ مشن و جماعت ہائے احمدیہ گولڈ کوسٹ

مد	پونڈ	شلنگ	پنس
تنخواہ افریقن مبلغین و دیگر کارکنان	۸۰۱	۰	۰
سالٹ پانڈ جونیئر سینئر اسکول	۹۷۴	۰	۰
سالٹ پانڈ انفنٹ	۲۲۸	۰	۰
اکرافل جونیئر سینئر اسکول	۳۰۷	۱۳	۴
〃 انفنٹ	۶۹۲	۱۳	۴
کواحی ناٹا انفنٹ جونیئر	۶۲۹	۶	۸
کماسی انفنٹ جونیئر	۲۷۴	۱۳	۴
پہرہ داران اسکولز	۳۱	۱۰	۰
سفر خرچ لوکل مبلغین	۱۳۰	۰	۰
الاؤنس ہندوستانی مبلغین اور فیملی الاؤنس	۷۲۰	۰	۰
پاسپورٹ	۲	۰	۰
کرایہ کماسی مشن ہاؤس	۳۳	۰	۰
〃 میدان بڑے کیپن اسکولز	۰	۱۱	۰
مرمت عمارات	۶۰	۰	۰
ٹیلیفون	۲۵	۰	۰
تار ڈاک	۲۵	۰	۰
میڈیکل امداد	۲۱	۰	۰
اسٹیشنری	۲۰	۰	۰
اخبارات	۴	۰	۰
میزان	۴۹۷۹	۷	۸

یہ آمد و خرچ کا مختصر گوشوارہ ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کس طرح خدائی نصرت احمدیت کے شامل حال ہے۔ تحریک جدید اور دیگر مدات ان کے علاوہ ہیں۔ جن کا ذکر کیا گیا ہے

دوسرا اجلاس ۶ بجے شام ختم ہوا تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضور المصلح الموعود امیر المومنین کی نظم الہدیٰ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھتے ہوئے انکا مفہوم بیان کیا۔

۱۶ ماہ صلح بعد نماز فجر احباب کو بعض ضروری نصائح کیں۔ اس کے بعد میں اور امیر مولوی بشارت احمد صاحب دیگر احباب کے ہمراہ اس گاؤں کے پیراماؤنٹ چیف کے پاس اس کی ملاقات کے لئے گئے۔ احمدیت کا پیغام سنایا۔ اپنے آنے کی اور جلسہ منعقد کرنے کی غرض بیان کی۔ جس پر اس نے دلچسپی لیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس جگہ ایک پبلک لیکچر بھی دیں۔ تا لوگوں کو اسلام کے متعلق معلومات حاصل ہوں۔ اس کے بار بار کے اصرار پر باوجود حد درجہ مشغولیت کے لیکچر کی تیاری کی۔ کیونکہ رئیس التبلیغ صاحب بھی فرما چکے تھے خصوصیت سے مجھے کہا کہ اس کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ چیف موصوف کو لیکچر دینے کی اطلاع کر دی۔ کانفرنس کی کارروائی اس روز ۸ بجے شروع کی گئی۔ دعا اور تلاوت کے بعد امیر مولوی بشارت احمد صاحب نے پندرہ منٹ تک بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی ان کے بعد دیگر لیکچراروں نے عمدہ پیرایہ میں مختلف تقاریر کیں۔ ۱۲ بجے اجلاس کی کارروائی ڈینچیرا مسجد احمدیہ مسجد سیدنا محمود ۱ کے

افتتاح اور نماز جمعہ کے لئے ملتوی کی گئی۔ ٹھیک ایک بجے دو وقت اس جگہ جو قریب ہی کا ایک دوسرا گاؤں تھا پہنچ گئے۔ رئیس التبلیغ صاحب نے اس رسم کو ان کی خواہش کے مطابق ادا کیا افتتاح کے بعد امیر صاحب نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور سب نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا۔ رئیس صاحب قفل کھول کر جس کی کنجی آپ کو نذر کی گئی۔ چند آدمیوں کے ہمراہ اندر تشریف لے گئے۔ شکر کے سجدات بجا لائے گئے۔ پھر امیر صاحب نے ہی پہلی اذان بلندی پر سے بلند آواز سے دی۔ رئیس صاحب نے خطبہ طویل اور مؤثر بیان کیا۔ مساجد کی اغراض اور نماز کے فرائض بیان کرتے ہوئے اس کے حقیقی مقصد کی طرف توجہ دلائی۔ جمعہ کے بعد ایک پبلک لیکچر دیا گیا۔ جو بشیر الدین صاحب سیکرٹری شاخ سیکشن نے مقامی زبان میں دیا۔ اس روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی نہ ہو سکی۔ اس لئے نماز عشا کے بعد امیر صاحب نے تعلیم کے متعلق تعلیم نسواں والرجال اور دیگر اہم پہلوؤں کے متعلق ایک لیکچر دیا۔ نیز رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر تہجد پڑھنے کی تلقین کی۔ اجلاس ۱۰ بجے رات برخاست ہوا۔

۱۷ ماہ صلح کانفرنس کی کارروائی کا آخری دن تھا جلسہ کی کارروائی امیر صاحب کی صدارت میں اس سارے دوران ہوتی رہی۔ اس روز بھی وہ حسب معمول اپنے فرائض کی انجام دہی میں مشغول رہے ۱۰ بجے رئیس التبلیغ صاحب نے جنرل امور پر مشتمل اپنا لیکچر دیا۔ یاد رہے اس روز اجلاس کی کارروائی معاً نماز فجر کے بعد شروع کر دی گئی تھی) لیکچر تمام کارروائی کا خلاصہ اور اعادہ ہی تھا۔ جس طرح استاد سبق پڑھانے کے بعد خلاصہ بیان کر کے اسباق گوش گزاروں کے ذہن نشین کر دیتا ہے۔ احباب نے نہایت سکون سے اس کو سنا۔ اس کے بعد الحاج اسحاق صاحب فنانشل سیکرٹری اور دیگر چند احباب نے چندہ عام۔ زکوٰۃ قربانی اور دیگر چند امور مختصراً بیان کئے اور احباب نے حسب توفیق [illegible] کرنی شروع کی۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کثرت سے آئے تھے۔ اور پھر اسی کثرت سے انہوں نے رقوم ادا کیں۔ کل رقم تین صد تیس پونڈ سترہ شلنگ اور نصف پنس ہوئی [illegible] کی رقم یکصد ستاون پونڈ سترہ شلنگ اور نصف پنس تھی۔ قادیان ریلیف فنڈ بہتر پونڈ تین شلنگ اور چندہ عام بہتر پونڈ سات شلنگ تھا۔ کہا گیا ہے کہ اس مشن کی تاریخ میں اتنا آدمی اور اتنی بڑی رقم کبھی جمع نہیں ہوئی۔

بعدہٗ عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ امیر صاحب کی منظوری سے اس کا اعلان کیا گیا۔ نئے عہدیداران نے حلف اٹھایا۔ وصایا کے متعلق کچھ بیان کیا گیا۔ تبلیغ کے لئے وعدے لئے گئے۔ لڑکیوں کے اسکول میں داخلہ پر زور دیا گیا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی رہائش بورڈنگ ہاؤس کی شکل میں بطور اسکیم پیش کرتے ہوئے احباب سے تعاون کی اپیل کی گئی۔ گرلز اسکولز کا معاملہ پیش ہوا گورنمنٹ کی طرف سے روکیں پیدا کرنے کا ذکر کیا گیا۔ تجارت اور مسجد بنانے کا سوال پیدا ہوا ان سب امور کو امیر صاحب نے مختلف اوقات میں تفصیل سے لوگوں کے سامنے رکھا اور آخر میں بھی ذمہ دار احباب نے اس کا اعادہ کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا اس کانفرنس کی کارروائی نہایت خیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ ایک سال کے لمبے عرصہ کے لئے ہمارے بھائی ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ کے لئے رخصت ہوئے۔

ایک روز جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک پبلک لیکچر کا وعدہ دیا گیا تھا۔ پیرا کے مطابق پیراماؤنٹ چیف کی صدارت میں جو تعلیم یافتہ ہے اور عیسائی ہے۔ میں نے لیکچر زبان انگریزی میں دیا مسیحیت اور اسلام کا موازنہ کرتے ہوئے میں نے بائیبل کو اپنے مضمون کی بنیاد قرار دے لیا۔ عیسائیت کے اصولوں پر سیر کن بحث کی۔ ان کے دعاوی ان کی کتب کی رو سے ان کے سامنے رکھے۔ اور ان کی غلطیاں اور اندھی تقلید اس روشنی کے زمانہ میں ان پر واضح کی۔ ان کے اس قول کی بھی کہ عیسائیت عالمگیر مذہب ہے۔ حقیقت بیان کی ناقابل عمل تعلیم پڑھ کر سنائی اور کتاب کا محرف و مبدل اور اس زمانہ کے لئے نہ ہونا ثابت کیا۔ اس کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم پیش کرتے ہوئے اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ میرے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب نے احباب کو اپیل کرتے ہوئے میرے مضمون پر غور کرنے اور کسی نتیجے پر پہنچنے کی برادرانہ درخواست کی اور کہا کہ ہمارا مقصد اعتراض کرنا نہیں۔ کسی دل کو دکھ پہنچانا اور کسی کے خلاف ہونا نہیں۔ اگر آپ کے پاس حق ہے۔ ایسا حق جس کو عقل انسانی قبول کر سکتی ہے۔ آپ بیان کریں۔ ہمیں اسے قبول کرنے سے انکار نہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے مذہب کو قبول کر لیں۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ حق کو قبول کریں اور سچائی کی پیروی کریں۔ فاضل لیکچرار صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ اگرچہ وہ کڑوا تھا۔ مگر ان کی اپنی طرف سے نہیں آپ کے عقیدہ اور آپ کی اپنی کتب سے پیش کیا ہے۔ ہمیں اپنا دشمن نہ جانیئے۔ ہم تو آپ کے خادم یہاں آئے ہیں حق کے پیاسوں کے لئے آب حیات ہمارے پاس ہے۔ اگر ہم غلطی پر ہیں تو آپ ہماری اصلاح کر دیں۔ بعدہٗ الحاج صاحب نائب امیر و فنانشل سیکرٹری نے اس کے اور بعض حصص بیان کئے جس پر چیف موصوف نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اظہار کیا کہ دوسری مرتبہ آپ یہاں ایک تبدیلی پائیں گے۔ اس نے یہ بھی خواہش کی کہ اس کا ایک فوٹو ہمارے ساتھ کھینچا جائے جس پر ہم نے اسے دعوت دی اور چونکہ جماعت کا فوٹو کا ایک انتظام تھا۔ اس لئے یہ کام آسانی سے ہو گیا۔

قادیان کی مقدس بستی سے اٹھی ہوئی آواز کو دشمنان حق نے ہر ممکن کوشش سے دبانے کی سر توڑ کوشش کی۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قتل کے مقدمہ بنائے۔ قتل کی سازشیں کیں مگر وہ آواز نہ دبنی تھی نہ دبی۔ دشمنان احمدیت مٹتے چلے گئے۔ ان کے نام و نشان تک نہ رہے مگر آواز بلند ہوتی اور پھیلتی گئی اور پوری آب و تاب کے ساتھ اکناف عالم میں گونج رہی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی ہر وقت اور ہر دن پورا ہوتے ہوئے اسلام اور احمدیت کا نہ صرف حق ہونا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مامور من اللہ اور منجانب اللہ ہونا ثابت کر رہی ہے۔ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت۔ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا حضور کا ایک الہام ہے کہ

I shall give you a large Party of Islam

ہر روز ہر ملک اور شہر میں اس کے لئے آدمی مل رہے ہیں۔ جماعت بڑھ رہی ہے خدا کرے اس سلسلہ پر جلد وہ دن آئیں جب لوگ جوق در جوق کثیر تعداد میں یک وقت اسمیں داخل ہوں اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کا ایکبار پھر لوگ نظارہ دیکھ لیں بے خدا جلد وہ دن لا تا کہ جو اس دن کے لئے حق کو قبول کرنیکے انتظار میں ہیں۔ وہ بھی خدا کے حضور پیش

ضروری اعلان

(۱) تمام وہ مقدمات جو فسادات سے قبل دار القضاء میں دائر یا کسی ابتدائی قاضی یا مرافعہ اولیٰ یا ثانیہ کے زیر سماعت تھے۔ اگر کوئی فریق چلانا چاہیں تو اپنا اور فریق ثانی کا موجودہ ایسا مکمل پتہ جس پر خط پہنچ سکے۔ لکھ بھیجیں۔ ورنہ ان مقدمات کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ کی جاسکیگی۔

(۲) دفتر ہذا سے خط و کتابت کی صورت میں کسی کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ صرف "ناظم دار القضاء" لکھا جائے۔ ورنہ جواب دینے میں تاخیر کا احتمال ہے۔ (قائممقام ناظم دار القضاء)

تبلیغ

تبلیغ بذریعہ لٹریچر کے لئے ضروری ہے۔ کہ لٹریچر کثرت سے شائع ہوتا رہے اور لٹریچر کی کثیر اشاعت کے لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ مالی تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اشاعت لٹریچر کے لئے چندہ نشر و اشاعت جسقدر ممکن ہو سکے ارسال فرمائیں۔ تا زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع ہو (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تلاش گمشدہ

میری والدہ مسمات فاطمہ بعمر ۵۵ سال جسکے دماغ میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے خلل ہے ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء شام کے پانچ بجے سے گم ہے۔ اور اس کے ساتھ میرا بچہ محمد اشرف بعمر ۲½ برس۔ رنگ گندمی بھی گم ہے جس صاحب کو ملیں مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر ثواب حاصل کریں۔ محمد رفیق مہاجر از نابھہ معرفت میاں امیر الدین صاحب رئیس اعظم پرانا دوا خانہ مستقل ہیرا منڈی ٹیلیفون نمبر ۴۳۸

دکھے دل کی پُر درد داستان

بے پاکستان کے لئے کتنی قیمت ادا کرنی پڑی۔ اس کی مختصر داستان درج ذیل ہے۔

میرا نوجوان لڑکا عزیز ڈاکٹر ہارون الرشید یو۔پی میں ہیلتھ آفیسر تھا۔ نومبر ۱۹۴۶ء میں ہندوؤں کے مشہور میلہ گڑھ مکتیسر میرٹھ پر بطور ہیلتھ آفیسر لگایا گیا۔ غنڈوں نے اُسے شہید کر دیا۔ اور اُن کی بیوی کو اپنی طرف سے مار کر دریائے گنگا میں پھینک دیا۔ میرے بھائی اور بھتیجا کو قتل کر دیا گیا۔ مشرقی پنجاب میں میری عالیشان لائبریری جس میں سکھ اور ہندو مذاہب کے متعلق ایسی نایاب کتابیں تھیں کہ ہندو اور سکھ لائبریریوں میں بھی کیا ہوں گی؟ تباہ کر دی گئی۔ قرآن مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم ہندی و گورمکھی سیرتیں اور اردو کتب خانہ جو کسی طرح ایک لاکھ روپیہ کی مالیت سے کم نہ تھا برباد کر دیا گیا۔ میرا دواخانہ جو پچیس ہزار سے کم مالیت کا نہ تھا۔ اور میرے لڑکے کی دوکان جو پچاس ہزار روپے سے زیادہ مالیت کی تھی۔ لوٹ لی گئی اور میری عالیشان بلڈنگ جو ایک لاکھ روپے کی مالیت سے کم نہ تھی مجھ سے زبردستی چھین لی گئی۔ غرضیکہ میں بالکل تباہ حال اور برباد ہو کر پاکستان میں پہنچا۔

قدرتی طور پر میرے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ پاکستان پہنچ کر مجھے کچھ آرام ملے گا۔ اور میرے زخم کچھ نہ کچھ مندمل ہو جائیں گے۔ مگر ہوا کیا اس کی مختصر کیفیت درج ذیل ہے اس ضعیف العمری میں مجھے پورے پانچ ماہ دھکے کھانے کے بعد سر چھپانے کے لئے ایک مختصر سا مکان ملا۔ چھ ماہ سے میرا لڑکا دوکان کے حاصل کرنے کے لئے در بدر کے دھکے کھا رہا ہے۔ الاٹ کنندہ کمیٹی کے رکن صوفی عبد الحمید صاحب ایم۔ایل۔اے نے میرے لڑکے کے نام میکلوڈ روڈ پر "کیمبرج روڈ بک ڈپو" نامی دوکان الاٹ کر دی ہے۔ مگر دفتر نے مسل گم کر کے یہ دوکان دوسرے کے نام الاٹ کر دی۔ میرا اخبار نور جو قریباً چالیس سال سے جاری ہے۔ اور غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو نہایت احسن طریق سے ادا کر رہا ہے۔ لاہور آ کر آج سے چھ ماہ قبل جگہ کی تبدیلی کے لئے ڈیکلریشن دیا گیا۔ مگر تا ہنوز روز اول است۔ حالانکہ اگر میرے اخبار کا ڈیکلریشن جلد منظور ہو جاتا۔ تو میری نسبت پاکستان کا زیادہ فائدہ تھا کیونکہ میں سکھ اور ہندوؤں کے لٹریچر کی بنا پر ایسے ٹھوس مضامین پیش کرتا جس سے فرقہ دارانہ فضا زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہو سکتی۔ خدا کرے کہ پاکستان گورنمنٹ اب جلد توجہ فرمائے۔ اگر میری تباہ حالی اسے اپیل نہیں کر سکتی۔ تو اپنے فائدے کے لئے ہی۔ (سردار محمد یوسف ایڈیٹر و مالک اخبار نور عقب کورٹ سٹریٹ لاہور)

درخواست دعا

چوہدری عبد الواحد صاحب سابق مینیجر الفضل حال ڈائریکٹر پبلسٹی بیورو کشمیر مسلم کانفرنس لاہور بہ انچہ کی چھوٹی ہمشیرہ عین عنفوان شباب میں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ سے تین سال بڑی تھیں۔ مرحومہ مخلص اور صالحہ احمدی خاتون تھیں۔ وہ دیہہ عرابی ضلع نواب شاہ (سندھ) میں فوت ہوئیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ احباب ان کا جنازہ غائب ادا فرمائیں۔

ضروری اطلاع

مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب نائب امیر جماعت گوجرانوالہ و ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس مرکزیہ انصار اللہ کی طرف سے عرصہ سے آنریری انسپکٹر انصار اللہ بھی مقرر ہیں۔ شیخ صاحب موصوف ملتان اور سندھ کی طرف دورے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ احباب عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ ضلع ملتان و صوبہ سندھ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ شیخ صاحب موصوف جس جماعت میں جائیں اگر وہاں پر پہلے انجمن انصار اللہ قائم نہ ہو قیام مجلس انصار اللہ کیلئے کوشش فرمائیں گے۔ جہاں پر مجلس انصار اللہ قائم ہو۔ اس مجلس انصار اللہ کا معائنہ فرمائیں گے۔ احباب اور عہدیداران اُن کے فرائض منصبی کے سر انجام دینے میں اُن کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

وصیت میں اضافہ

میاں فضل احمد صاحب ساکن پنڈیا ضلع سیالکوٹ ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ حصہ وصیت میں اضافہ کرتے ہیں۔

(۲) شیخ محمد شریف صاحب آف موگہ حال اوکاڑہ ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۴ اضافہ

(سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ آف قادیان سیمنٹ بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور)

ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ نے نواسی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم مولودہ کو نیک سیرت۔ دیندار اور عمر دراز عطا کرے اور والدین کے لئے راحت کا موجب بنا دے

(خاکسار۔ غلام جیلانی خان سب پوسٹماسٹر طارق آباد۔ لائل پور)

ضروری اعلان

جو دوست مجھ سے خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں وہ ذیل پتہ پر مجھے لکھیں:۔

فتح محمد سیال۔ ۱۲۲ سی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

سندھ میں جو زمین حاصل کی گئی ہے۔ اس پر ہمارا مارچ ۱۹۴۷ء سے قبضہ ہو چکا ہے۔ لیکن حصہ دار اپنے حصص لے کر نہیں گئے۔ اس لئے مفصل خاطر خواہ نہیں ہوئی اب موقعہ ہے۔ تمام حصہ دار فوراً موقع پر جا کر کام شروع کر دیں۔ ۵۰ فی روپیہ ابھی اصل زر سے باقی ہے۔ اس کی وجہ سے انتقال میں روکاوٹ ہے اس لئے جن حصہ داران کی ضرورت ہو یا دوسری صورت ہے کہ ایک روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے مزید رقم دیکر حصہ دار مجھ سے جلد ملاقات کریں۔ فتح محمد سیال

ضرورت

ایک ایسے کاریگر کی ضرورت ہے جو سیوڈ واٹر کی مشین کا کام بخوبی جانتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ پر آ کر لیا جائے۔

عبد الکریم ہاشمی پروپرائیٹر واٹ ہل ایریٹیڈ واٹر فیکٹری نمبر میکلوڈ روڈ لاہور

اعلان نکاح

عزیز عبد الرحمٰن صاحب ابن چوہدری نواب الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھنی دیو چک ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائلپور کا نکاح عزیزہ مختار بیگم بنت چوہدری اللہ بخش صاحب احمدی ساکن موضع مذکور کے ساتھ مبلغ تین صد روپے مہر پر مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۴۸ء بعد نماز جمعہ مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری قاضی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ تعلق برکات کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری محمد اعظم سیکرٹری جماعت دھنی دیو)

صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب کا آئین مسترد کر دیا گیا

لاہور ۱۴؍اپریل۔ مسٹر علاؤالدین صدیقی سکرٹری صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب نے ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا کہ آل پاکستان مسلم لیگ کے ناظم چوہدری خلیق الزمان نے مغربی پنجاب مسلم لیگ کے اس نئے آئین کو مسترد کر دیا ہے۔ جو کونسل صوبائی مسلم لیگ نے ۱۴؍مارچ کو اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں مرتب کیا تھا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ نیا آئین مرتب کرنے سے پہلے صوبائی مسلم لیگ کو از سر نو منظم کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ نئی منظم شدہ لیگ ہی اس بات کی مجاز ہوگی۔ کہ وہ صوبے کے لئے کوئی نیا آئین مرتب کرے۔ چوہدری خلیق الزمان نے میاں افتخارالدین صدر صوبائی مسلم لیگ اور مسٹر علاؤالدین صدیقی کو اختیار دیا ہے کہ وہ صوبائی لیگ کو از سر نو منظم کریں۔

مکران کی عدم موجودگی میں بیٹے نے تخت پر قبضہ کر لیا

کوئٹہ ۱۴؍اپریل۔ ریاست مکران کے پاکستان میں شامل ہو جانے سے اس کی سیاسی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومتِ بلوچستان نے فوجی اعتبار سے اس کی پوزیشن مضبوط بنانے کے لئے ژیب ملیشیا کا ایک دستہ مکران بھیجدیا ہے۔ خان قلات ابھی تک اس بات کے دعویدار ہیں کہ مکران انکی ریاست کا ہی ایک حصہ ہے۔ جب سے مکران پاکستان میں شامل ہوا ہے۔ اس وقت سے والیٔ مکران کراچی میں ہیں اور تاحال واپس نہیں لوٹے ہیں۔ انکی عدم موجودگی میں باشندگانِ مکران نے انکے بیٹے حمیداللہ کو تخت پر بٹھا دیا ہے۔ دستار بندی کی رسم بھی باقاعدہ طور پر ادا کر دی گئی ہے۔ لیکن جہاں تک معلوم ہوا ہے حکومتِ پاکستان نے مکران کے نئے حکمران کو تاحال تسلیم نہیں کیا ہے۔

پاکستان اور لنکا میں ہوائی معاہدہ

کراچی ۱۴؍اپریل۔ پاکستان اور لنکا میں ہوائی معاہدہ کے متعلق دونوں حکومتوں کے وفود کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ آج مکمل ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدہ کی رُو سے کراچی سے کولمبو تک براستہ بمبئی ایک فضائی سروس کام کریگی بمبئی میں ہوائی جہازوں کے اترنے کے متعلق پاکستان اور ہندوستان میں پہلے ہی معاہدہ ہو چکا ہے لنکا کے ہوائی وفد کے لیڈر آج کراچی سے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ اس نئے فضائی معاہدے کی تصدیق پاکستان اور لنکا کی حکومتوں کی طرف سے عنقریب کر دی جائے گی۔

۱۵؍مئی کے بعد شرق اردن کی فوجیں فلسطین پر قابض ہو جائینگی

لندن ۱۵؍اپریل۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شرق اردن کی ایک تجویز کے مطابق جو اس کی طرف سے عرب لیگ میں پیش کی گئی ہے۔ ۱۵؍مئی کو برطانوی انتداب کے خاتمہ کے بعد شرق اردن کی فوجیں فلسطین پر قبضہ کر لیں گی۔ سنا ہے کہ لیگ حلقوں میں یہ تذکرے ہو رہے ہیں کہ اگر اس تجویز کو عرب حکومتوں نے منظور کر لیا۔ تو پھر لیگ شرق اردن کی فوجوں کو حکم دیگی۔ کہ وہ فلسطین پر قبضہ کر لیں اور یہ اعلان کر دیا جائیگا۔ کہ یہودی حکومت کے قیام کو روکنے کی خاطر یہ اقدام کیا گیا ہے۔ والیٔ شرق اردن شاہ عبدالعزیز بھی اعلان میں اس بات کی وضاحت کرینگے۔ کہ فلسطین میں فوجیں توسیع مملکت کے خیال سے نہیں اتاری گئی ہیں۔

عرب حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ رفتہ رفتہ دنیا پر تقسیم فلسطین کی ناانصافی اور زیادہ منکشف ہوتی جائے گی۔ اور دنیا فلسطین میں ایک جمہوری حکومت کے قیام کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی۔ اور یہودی بھی بالآخر یہ محسوس کر لیں گے۔ کہ یہودی حکومت کا قیام ناممکنات میں سے ہے۔ اگر بین الاقوامی فوج کی مداخلت کو آلۂ کار بنا کر یہودی حکومت قائم کی گئی۔ تو آخر وہ کب تک یہاں مقیم رہیگی۔ عرب مخالفت سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔ اور بین الاقوامی فوج کو ہمیشہ ہمیش کے لئے یہودی حکومت کی حفاظت کے لئے فلسطین میں مقیم رہنا ہوگا۔ ان عملی مشکلات کا احساس یہودیوں کو ایک نہ ایک دن ضرور ہوگا۔ اور وہ علیحدہ حکومت کے قیام کا خیال دل و دماغ سے نکال لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ہندوستانی مسلمانوں کا وفد امن پاکستان کا دورہ کریگا

نئی دہلی ۱۴؍ار معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نواب محمد اسمٰعیل خاں وائس چانسلر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی قیادت میں ہندوستانی مسلمانوں کا ایک وفد اگلے ماہ کے وسط میں پاکستان کا دورہ کریگا۔ یہ وفد باشندگان پاکستان کے لئے امن کا پیغام لے کر آئیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلے میں ممبران وفد اور میاں افتخارالدین صدر مغربی پنجاب مسلم لیگ کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے اور عنقریب میاں افتخارالدین بعض ممبران سے بالمشافہ گفتگو کرنے کے لئے دہلی تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

قائد اعظم کا عزم راولپنڈی

راولپنڈی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان اس ماہ کے آخیر میں راولپنڈی تشریف لائیں گے۔

اٹلی سے تاوانِ جنگ کی وصولی کا مسئلہ

لندن ۱۵؍اپریل۔ واشنگٹن کی ایک غیر مصدقہ اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر روس اٹلی سے تاوان جنگ وصول کرنے کا مطالبہ ترک کر دے تو یونان بھی اٹلی سے تاوان وصول نہیں کریگا۔ اٹلی سے جو معاہدہ کیا گیا تھا۔ اس کی دفعہ ۷۴ کی رو سے اٹلی کو اس طرح تاوان جنگ ادا کرنا تھا:۔ روس کو دس کروڑ ڈالر۔ البانیہ کو پچاس لاکھ ڈالر۔ حبشہ کو دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر۔ یونان کو دس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر۔ یوگوسلاویہ کو بارہ کروڑ پچیس لاکھ ڈالر۔ یہ بھی طے پایا تھا کہ اٹلی ان میں سے ہر ایک ملک کو سات سال کے اندر اندر تاوان ادا کر دیگا۔ دوسرے اتحادی ملکوں نے صلح کانفرنس میں اٹلی کو تاوان جنگ چھوڑ دیا تھا۔ ۹؍مارچ کو روسی حکومت نے اٹلی کی حکومت کو ایک نوٹ بھیجا تھا جسمیں بتایا گیا تھا کہ روس ابھی تک معاہدے کی ان شرطوں پر قائم ہے جن کا تعلق تاوانِ جنگ سے ہے۔

۴ کر تقسیم پنجاب کے بعد کم و بیش ۴۳ مہاجر استانیاں کارپوریشن کی ملازمت میں آچکی ہیں۔

مکروال کا کوئلہ اب بآسانی انجنوں میں استعمال ہو سکیگا

لاہور ۱۴؍اپریل۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ ضلع میانوالی میں مکروال کے قریب جو کوئلہ نکالا گیا تھا۔ وہ گندھک کی قدرتی آمیزش کی وجہ سے انجنوں وغیرہ میں استعمال کے قابل نہیں تھا۔ لاہور کی تجربہ گاہوں میں کیمیاوی تجزیوں کے ذریعہ کوئلہ کو صاف کرنے کی کوشش جاری تھی۔ جس میں ماہرین کو نمایاں کامیابی نصیب ہوئی ہے اور اب یہ کوئلہ بآسانی انجنوں وغیرہ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسوقت مغربی پنجاب میں تین لاکھ ٹن کوئلہ سالانہ نکالا جاتا ہے۔

فصلوں کی بہترین حالت

لاہور ۱۵؍اپریل۔ اس سال مغربی پنجاب کے تمام ضلعوں میں اچھی فصلیں ہوئی ہیں فصلوں کی یہ کامیابی محکمہ آبپاشی کی ان تھک سرگرمیوں کی مرہون منت ہے۔

فسادات کے باوجود محکمہ نے پانی کی بہم رسانی کا کوئی سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا۔ اس سلسلے میں تازہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ فصل خریف کے دوران میں ۴۶۹۵۷۹۰ ایکڑ زمین کی باقاعدہ آبپاشی ہوتی رہی ہے۔ اسکے علاوہ ۶۵۰۸۲۹ ایکڑ ایسے رقبے کو بھی پانی دیا گیا ہے جہاں سے فصلیں حاصل نہیں ہوتیں۔

مختلف نہروں سے آبپاشی ہونیوالے رقبے حسب ذیل ہیں۔ نہر لوئر باری دوآب ۸۸۴۷۷۰ ایکڑ نہر اپر چناب ۴۱۵۱۵۲ ایکڑ۔ نہر لوئر چناب ۱۱۸۶۴۸۱ ایکڑ۔ نہر اپر جہلم ۲۲۳۰۵۵ ایکڑ۔ نہر پاکپتن ۳۶۱۶۴۴ ایکڑ اور نہار حویلی ۴۸۷۰۱ ایکڑ

کارپوریشن کی ملازمت سے استانیوں کی علیحدگی

لاہور ۱۵؍اپریل۔ لاہور کارپوریشن کی ملازمت سے کچھ مہاجر استانیوں کو علیحدگی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں لاہور کارپوریشن کے ایگزیکٹو افسر کا بیان ہے کہ یہ نوٹس صرف ان چھ مسلمان استانیوں کو دیا گیا ہے جو ضروری تعلیمی اوصاف نہیں رکھتی تھیں۔ اور جنہیں فوری ضرورت کے پیش نظر رکھ لیا گیا تھا۔ اس اقدام کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کارپوریشن میں مہاجروں سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ